قابل اطلاع

# بعدالت عظمیٰ ہندوستان

باختیارات اپیلات دیوانی

دیوانی اپیل نمبر 4563 سال 2019ء

شامل درخواست خصوصی اجازت برائے اپیل (دیوانی) نمبر 29252 سال 2018ء

ریاست جموں و کشمیر وغیرہ (اپیلانٹ)

بنام

فرید احمد ٹاک (جواب دہندہ)

شامل

دیوانی اپیل نمبر 4564 سال 2019ء

شامل درخواست خصوصی اجازت برائے اپیل (دیوانی) نمبر 2651 سال 2019ء

ریاست جموں و کشمیر (اپیلانٹ)

بنام

گردھاری لال (جواب دہندہ)

شامل

دیوانی اپیل نمبر 4565 سال 2019ء

شامل درخواست خصوصی اجازت برائے اپیل (دیوانی) نمبر 11445 سال 2019ء

(ڈی نمبر 17515 سال 2018)

ریاست جموں و کشمیر وغیرہ (اپیلانٹ)

بنام

ممتاز حسین بٹ (جواب دہندہ)

## فیصلہ

اُدھے اُمیش لالت جج

(ا) اجازت دی جاتی ہے۔

(۲) یہ اپلیں جموں وکشمیر عدالت عالیہ کے تین الگ الگ سُنائے گئے فیصلوں کے خلاف ہوئیں ہیں جو فیصلے مورخہ 11/دسمبر 2017ء کو ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 182 سال 2017ء و ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 159 سال 2017ء اور ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 180 سال 2017ء میں سنائے گئے ہیں۔

(۳) جو اپیل ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 182 سال 2017ء نمبر والی فائل کے فیصلے کے خلاف ہوئی ہے اس اپیل کو اہم معاملہ کے طور پر لیا گیا ہے جس کی حقیقت تفصیل سے دی گئی ہے۔

(۴) جواب دہندہ/ مدعالیہ کو سن ۱۹۸۵ء میں جموں وکشمیر پاور ڈولپمنٹ ڈپارٹمنٹ میں جونیئر انجینئر تعینات کیا تھا اور وقت گزرنے کے ساتھ اُسے اسسٹنٹ ایگزیکیٹو انجینئر کی ترقی دی گئی۔ اُس کے خلاف پولیس اسٹیشن ویجی لنس آرگنائزیشن جموں میں ایک فوجداری مقدمہ ایف آئی آر نمبر ۳۰ سال ۲۰۰۶ء زیر دفعہ 5(1)(d) و 5(2) جموں وکشمیر پرونشن آف کریشن ایکٹ ۲۰۰۶ اور زیر دفعہ بی ۱۲۰ رنبیر پینل کوڈ کے تحت دائر کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مجاز اتھارٹی نے ان الزامات میں کچھ شے ملنے کے بعد قانونی چارہ جوئی کی منظوری دی گئی۔ بتائے گئے جرم کے سلسلے میں قانونی چارہ جوئی ابھی باقی ہے۔

(۵) مورخہ ۲۰ مئی ۲۰۱۵ء کو جموں وکشمیر جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کے کمیشنر سیکرٹری ٹو گورنمنٹ کے حکم پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں جموں وکشمیر سرکار کے چیف سیکریٹری، کمشنر سکرٹری ٹو چیف منسٹر، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پرنسپل سکریٹری اور لا ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری کو رکھا گیا تھے۔ مختلف ملازمین کو ملازمت سے برخواست کرنے کے معاملے جموں وکشمیر سیول سروس رگولیشن کے ضابطہ (۲)۲۲۶ اور (۳)۲۲۶ کے تحت اس کمیٹی کے سامنے رکھے گئے۔ کمیٹی نے ۱۱/جون ۲۰۱۵ء و ۲۱ مئی ۲۰۱۵ء اور ۲۶/جون ۲۰۱۵ء کو میٹنگیں کی اور مختلف ملازمین کے معاملے سنے گئے جن میں جواب دہندہ کا معاملہ بھی تھا۔ جہاں تک مدعالیہ/ جواب دہندہ کے معاملے کا تعلق ہے ،کمیٹی کی رپورٹ اس طرح سے ہے۔

''ملزم آفیسر نے اپنے عہدے کا ناجائز طریقے سے استعمال کر کے اُس پیسے کی ادائیگی دیکھائی ہے جس پیسے سے حقیقت میں کوئی کام ہوا ہی نہیں ہے۔ اور اس وجہ سے گورنمنٹ خزانہ کو بہت بڑا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ملزم آفیسر نے JE کی تال میل سے غلط پیائش کر کے فرضی بل/ غیر معمولی بل بنا کر اپنے عہدے کا غلط استعمال کیا ہے۔ اس بنیاد پر اس کے خلاف مقدمہ ایف آئی آر ۳۰ سال ۲۰۰۶ء ویجی لنس آرگنائزیشن جموں میں درج ہوا تھا اس کی تحقیقات میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ قصوروار پایا گیا ہے۔ اعلیٰ آفیسران نے اس تحقیقات کی

منظوری (Veg) 34-4-GAD کے حکم نامے کے تحت بھی دی تھی۔اس کے علاوہ مقدمہ کا چالان کورٹ میں پیش کیا جا چکا ہے۔ڈیپارٹمنٹ نے یہ اطلاع دی ہے کہ اس آفیسر کی سالانہ خفیہ رپورٹ (اے سی آر) موجود نہ ہے۔

کمیٹی نے اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ ملزم جب اپنے عہدے پر بجلی کے محکمے میں فائز تھا تو اس نے فریب طرزِ عمل اختیار کر کے گورنمنٹ خزانہ کو دھوکا دھڑی کی بنا پر نقصان پہنچایا ہے اور اس حقیقت کو بھی بدلا کہ اس نے جو بھی پیسہ استعمال کیا ہے وہ عوام کی ضروریات کو پورا کرنے پر ہی پورا کیا ہے۔

چونکہ یہ افسر عام طور پر ایک خراب شہرت رکھنے والا انسان ہے۔جس نے اپنے عہدے کا ناجائز طریقے سے استعمال کر کے سرکاری خزانے کو نقصان پہنچایا ہے۔اور ایک سازش اور بے ایمانی کے تحت غلط بل بنا کر سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچایا ہے۔

اس لئے یہ تجویز دی جاتی ہے کہ فرید احمد ٹاک کو ملازمت سے برخواست کیا جاوے اور یہ فیصلہ عوام کی بہبودی کے لئے اور ضابطہ (۲)۲۲۶ جموں کشمیر سیول سروس رولز کے تحت ہو۔یہ مزید تجویز دی جاتی ہے کہ فرید احمد ٹاک کو ایک اطلاع دینے کے بعد تین مہینے کی ایڈوانس تنخواہ واگزار کی جاوے۔

(۶) ۳۰ جون ۲۰۱۵ء کو اوپر بتائے گئے ضابطہ (۲)۲۲۶ کے اختیارات کے تحت ایک حکم نامہ صادر کیا گیا جس میں مدعالہ کو لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کیا گیا۔حکم نامے کی عبارت حسب ذیل دی گئی ہے۔

''چونکہ حکومت کی رئے ہے کہ ایسا کرنا عوام کی بہتری کے لئے ہے اب جموں وکشمیر سیول سروس رگولیشن کی ضابطہ (۲)۲۲۶ کے تحت حکومت کی طرف سے ایک اطلاع شری فرید احمد ٹاک انچارج ایگزیکیٹو انجینئر اسسٹنٹ ڈویژن جموں کو دی جاتی ہے کہ اس نے جو ۲۲ سال ملازمت کی ہے آج یکم اگست ۲۰۱۵ء کو اسے اس ملازمت سے برخواست کر دیا جاتا ہے۔اسے اجازت دی جاتی ہے کہ ۳ مہینے کی اطلاع دینے کے بعد وہ ۳ مہینے کی تنخواہ لے سکتا ہے۔جموں وکشمیر گورنمنٹ کی طرف سے حکم سنایا جاتا ہے۔''

(۷) جواب ہندہ نے اس حکم نامے کو جو کہ ۳۰/جون ۲۰۱۵ء کو سنایا گیا تھا جموں وکشمیر عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن جس کا نمبر ایس ڈبلیو پی نمبر 2405 سال 2015ء کے ذریعے چیلنج کیا جو ایفیڈیوٹ سرکار نے اپنے جواب دعوی میں دائر کیا اس میں سرکار نے کمیٹی کے فیصلہ کو جائز ٹھہرایا اور کہا کہ ملزم کو ملازمت سے برخواست کرنا عوام کی بہبودی کے لئے کیا گیا فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ کافی سنیئر آفیسران نے کیا ہوا ہے۔جو یہ درخواست (Writ

(Petition) دائر کی گئی تھی اسے عدالت عالیہ کے ایک جج نے منظور کر لی اور اس میں 22 دسمبر 2016ء کو فیصلہ سنایا۔ فیصلے میں یہ کہا گیا کہ پہلے تو مدعالہ کو محض ایک پرچہ درج ہونے کی بنا پر ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے اور اس کی سالانہ خفیہ رپورٹ کو مدنظر نہ رکھا گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ سرکار نے جو معیار ملازمت سے برخواست کرنے کیلئے اپنائے ہیں ان میں مدعالہ کی صداقت کو بھی نہیں اپنایا ہے۔ جس وجہ سے یہ حکم نامہ کہ مدعالہ کو لازمی طور پر برخاست کیا جاتا ہے۔ جائز اور مناسب نہیں ہے۔

(۸) اس فیصلہ پر سرکار مطمئن نہ تھی جس کی بنا پر ایک لیٹر پیٹنٹ اپیل نمبر ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 182 سال 2017ء دائر کی جس کو عدالت عالیہ کے دو ججوں کے بینچ نے مورخہ 11 دسمبر 2017ء کو رد کیا۔ اسی دن اور لیٹر پیٹنٹ اپلیں جن کے نمبرات ایل پی اے ایس ڈبلیو 159 سال 2017ء اور 180 سال 2017ء کو بھی اسی بینچ نے سنا۔ ان لیٹر پیٹنٹ اپیلوں میں سے سب سے اہم معاملہ (اپیل) کے فیصلے کے پیرا نمبر ۱۶ میں کہا ہے کہ:۔

''وکیل اپیلٹ نے اپنی بحث میں کہا ہے کہ جواب دہندہ کو ویج لینس آرگنیزش نے ایک شکایت کی بنا پر رنگے ہاتھوں رشوت لیتے پکڑا تھا جو کہ سُوریا کانت چونی لال شاہ کے مقدمے کے پیرگراف نمبر 27 کے دائرے میں آئے گا اُن ہی وجوہات کی بنا پر جواب دہندہ کو لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کرنا کوئی غلط قانونی فیصلہ نہیں ہے۔

مذکورہ بالا پیراگراف بھی اس فیصلے میں اشتہاری فعل کو واضح کرتا ہے جو فیصلہ ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 159 سال 2017ء کے پیراگراف نمبر ۱۵ میں اور ایل پی اے ایس ڈبلیو 180 سال 2017ء کے پیراگراف نمبر 16 میں سنایا ہے۔

(۹) چونکہ سرکار پھر بھی اس فیصلے سے مطمئن نہیں ہے۔ اس لئے اس نے موجودہ اپیل دائر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ جو دو ججوں کا فیصلہ غلط ہے اور اسے ٹھیک کیا جاوئے۔

(۱۰) وکیل اپیلانٹ مسٹر شعیب عالم نے بحث کرتے ہوئے اس عدالت کے بہت سارے کورٹ فیصلوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ایک مشہور فیصلہ بے کونتا ناتھ داس وغیرہ بنام ضلع میڈیکل آفیسر بیریادا وغیرہ کا بھی حوالا دیا، اس فیصلے کا پیراگراف نمبر ۳۴ جس کا خلاصہ حسب ذیل اس طرح سے کیا گیا ہے۔

''۳۴'' نیچے دیئے گئے اصول اس گفتگو سے نکل کر سامنے آتے ہیں:

(I) لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کرنا کا حکم نامہ کوئی سزا نہیں ہوتی۔ نہ اس میں کوئی بدنامی ہے اور نہ ہی

یہ کوئی بدسلوکی کا مشورہ دیتا ہے۔

**(ii)** یہ جو حکم نامہ سرکار کی طرف سے ایک ملازم کو لازمی طور پر اُس کی ملازمت سے برخواست کرنے کا ہوتا ہے وہ حکم نامہ اس بنیاد پر ہونا چاہئے کہ یہ سب عوام کی فلاح و بہبود کے لئے صادر کیا جا رہا ہے لیکن موجودہ حکم نامہ سرکار کی اطمینان بخشی ہے۔

**(iii)** قدرتی انصاف کے اصول کو لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کرنے میں کوئی جگہ نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عدالتی جانچ پڑتال کو اس اصول سے پورے طریقے سے باہر رکھا جاوے۔ اگر ہائی کورٹ یا یہ عدالت اس فیصلے کو ایک اپیلانٹ عدالت کی حیثیت سے جانچ پڑتال نہیں کرے گی لیکن اگر وہ اس بات سے مطمئن نہیں کہ جو حکم نامہ سنایا گیا ہے (a) وہ ناجائز/ نامناسب ہے یا (b) یہ بغیر کسی ثبوت کے سنایا گیا ہے یا (c) یہ حکم نامہ خود مختار ہے/ من مانے طور سے سنایا گیا ہے تو اس صورت میں وہ اس پر مداخلت کر سکتے ہیں۔

**(IV)** حکومت (یا جائزہ کرنے والی کمیٹی، جیسا کہ کیس ہو) کو کوئی ٹھوس حکم سنانے سے پہلے اس تمام سروس رکارڈ کو مدنظر رکھنا چاہئے اور خاص کر اُس کے پچھلے سال کی کارکردگی کو ترجیح دینی چاہئے۔ اس رکارڈ میں ایک خفیہ رپوٹ ہوتی ہے جس میں مثبت اور منفی دونوں کردار درجہ ہوتے ہیں۔ اگر کسی ملازم کو بغیر کسی منفی کردار کے کسی اونچے عہد پر (فروغ) ترقی دی جاتی ہے۔ تو اس صورت میں اُس منفی کردار کا وہاں پر ہی خاتمہ ہو جاتا ہے جہاں سے اُسے اس نئے عہدے پر فروغ دیا گیا ہے، لیکن وہ فروغ میرٹ کی بنیاد پر ہونا چاہئے نہ کہ سینیارٹی کے بنیاد پر ہو۔

**(V)** ایک ملازم کو لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کرنے والا حکم نامہ صرف اس بنیاد پر منسوخ نہیں کیا جا سکتا کہ اُس حکم نامے کو منظور کرتے ہوئے ملازم کے غیر معمولی منفی تبصرے کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ یہ صورت حال بذات خود مداخلت کی احساس نہیں بن سکتی۔

بحث میں یہ بھی کہا گیا کہ ہائی کورٹ نے چونی لال شاہ کے مقدمے کے پیراگراف نمبر 27 پر خصوصاً انحصار کیا ہے جو فیصلہ عدالت ہذا ہی نے سنایا ہے۔ پراگرف نمبر ۲۷ درج ذیل ہے۔

''۲۷۔ اوپر کی گئی تمام ورزش اس بات کو بیان کرتی ہے کہ اگرچہ کوئی بھی مواد موجود نہ تھا جس بنیاد پر ایک مناسب رائے دی جا سکتی تھی کہ جواب دہندہ نے سرکاری ملازم ہونے کا ایک ناجائز/ غیر مناسب فائدہ اٹھایا تھا یا اُس نے اپنا کردار کھو دیا تھا جس کی بنیاد پر وہ ایک مردہ پودہ ہو چکا تھا۔ لیکن وہ محض اس بنیاد پر لازمی طور پر

ملازمت سے برخواست کردیا کہ وہ فوجداری مقدموں میں ملوث پایا گیا جوجھوٹے بھی ہوسکتے ہیں۔ایک انسان کا محض کسی فوجداری مقدمے میں ملوث پانا اس بات کا ثبوت نہیں ہوتا کہ وہ اس مقدمے میں قصوروار بھی ہے۔اس مقدمے کی سنوائی عدالت میں رواں ہونی ہوتی ہےاوراس کے بعد ہی عدالت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ وہ قصوروار ہے یا نہیں،لیکن یہ ایک غلط طریقہ کار ہوگا کہ ایک انسان کواس کے روزگار سے محروم کردینا وہ بھی صرف اس بنیاد پر کہ وہ کسی فوجداری مقدمہ میں ملوث ہے۔ہم اس بات کا ذکر کرنے سے بھی گریز نہیں کررہے کہ کسی فوجداری مقدمہ میں ملوث ہونا لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کرنے کے لئے خاصہ مواد مانا جاتا ہے لیکن یہ سب اس جرم کے کرنے پر انحصار کرتا ہے جواس ملزم نے کیا ہو۔

(۱۱) مسٹرعالم نے اپنی بحث میں یہ بھی کہا ہے کہ کمیٹی زیر بحث کافی اونچے عہدوں پر فائز آفیسران پر مبنی تھی جو کہ چیف سکریٹری کی صدارت میں قائم کی گئی تھی۔جواب دہندہ کا جرم میں ملوث پانا اور حقیقت یہ ہے کہ قابل اختیار اتھارٹی نے بھی اس میں منظوری دی تھی اوران ہی وجوہات پر کمیٹی نے عوام کی فلاح و بہبود کی خاطر فیصلہ سنایا تھا۔ یہ لازمی طور پر ملازمت سے برخواست کرنے والا فیصلہ ایک غیر جانب دارانہ فیصلہ تھااوران تمام اصولوں کو پورا کرتا ہے جواصول بے کونتھا ناتھ داس کے مقدمے میں واضح کئے گئے تھے۔اُس نے اپنی بحث میں مزید یہ کہا ہے کہ دوججوں والا بنچ حقیقت کو سمجھنے میں پوری طرح ناکام ہوا ہے۔مستغیث کا مقدمہ یہ نہیں کہ ویجی لنس آرگنائزیشن نے جواب دہندہ کورشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا تھا۔ان تین مقدموں میں کہیں بھی ان باتوں کا ذکر نہیں آیا ہے کہ ملزم کورشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔

(۱۲) پرمود کمار شرما وکیل جواب دہندگان کی طرف سے ان تینوں مقدموں کی پیروی کرنے کے لئے پیش ہوااوراُس نے اُن مختلف حکم ناموں کا ذکر کیا جوعدالت ہذا نے بہت ساری خصوصی اجازت برائے اپیل والی درخواستوں کو ردکیا جواپیلیں دوججوں کے بنچ کے فیصلوں کے خلاف دائر ہوئی تھی۔اُس نے خاص طور پراس فیصلے کا ذکر کیا ہے جو فیصلہ عدالت ہذا نے اس۔ایل۔پی(سی) سی سی نمبرات 6027-6028 سال 2017ء میں سنایا ہے۔یہ اپیل اُس فیصلے کے خلاف ہوئی تھی جو فیصلہ جموں وکشمیر ہائی کورٹ کے دوججوں کے بنچ نے ایل پی اے ایس ڈبلیو 103 سال 2016ء اور 122 سال 2016 میں دیا تھا۔

(۱۳) جس ضابطے کے تحت یہ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی وہ ضابطہ نمبر(۲)۲۲۶ کے تحت تشکیل دی گئی تھی جس میں وہ اصول درج کئے گئے ہیں جس کی تعمیل اسکریننگ کمیٹی کو کرنی ہے۔ضابطہ نمبر(۲)۲۲۶ حسب ذیل ہے:

(1) ایک نان گزیٹیڈ ملازم کی جو بھی سالانہ کارکردگی رپورٹ ہوتی ہے وہ نہ تو محتاط انداز سے لکھی جاتی ہے اور نہ ہی بہت سارے معاملوں میں موجود ہوتی ہے۔اس لئے اسکریننگ کمیٹی کو چاہئے کہ کسی بھی حتمی فیصلہ لینے سے اُس تمام سروس ریکارڈ کو جس میں ایک ملازم کا تمام مواد اور متعلقہ معلومات موجود ہو اُس پر تفصیلی غور وفکر کرے۔

(ii) وہ سرکاری ملازم جس کی دیانت داری پر اگر کوئی شک ہو رہا ہو تو اُسے ملازمت سے سبکدوش کرنا چاہئے۔ اس بات کو پرکھنے کے لئے کہ اس ملازم کی دیانت داری پر شک ہو رہا ہے، تو اسکے لئے چند باتوں کا ہونا ضروری ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:۔

☆ کہ اس ملازم کے خلاف کتنی اور کس قسم کی شکایت موصول ہوئی ہیں۔اور اگر ہیں تو کیا وہ اس ملازم کی دیانت داری پر شک کرنے والی شکایت ہیں یا رشوت خوری کے بارے میں ہیں۔

☆ کتنے اور کس قسم کے آرڈٹ پیرا زیر غور ہیں۔اگر ہیں تو ان میں سے کتنوں میں اس کی شمولیت کا ہونا پایا جاتا ہے۔

☆ کتنے اور کس قسم کے ویجی لینس مقدموں کی تحقیقات اس ملازم کے خلاف زیر غور ہے۔

☆ اس ملازم کے اے۔پی۔آرز میں دیانت داری پر شک کے معاملے میں کوئی منتقلی داخلہ ہوا ہے۔

☆ اس ملازم کے خلاف محکمہ کی طرف سے کوئی انکوائری ہوئی ہے یا زیر غور ہے۔اگر ہے تو کیا اس کا فیصلہ اُس کے خلاف جا رہا ہے۔

☆ سرکاری ملازم کے خلاف بدعنوانی شکوک وشبہات سے متعلق کوئی انتظامی انتباہ یا سزا دی گئی ہے اور اگر دی گئی ہے تو کتنی بار اور کس نوعیت کی۔

☆ سرکاری ملازم کی عوامی شہرت کیسی ہے۔

(iii) سرکاری ملازم جو بھی نا قابل پایا جائے، اُسے نوکری سے سبکدوش کرنا چاہئے۔ایسا کرنے کے لئے سب سے بنیادی چیز اُس کی صحت اور قابلیت اُس کے اُس عہدے کو چلانے کے لئے غور کرنی چاہئے کہ آیا وہ اُس عہدے کو جس پر وہ بیٹھا ہے آگے بھی چلا سکتا ہے یا نہیں۔اگر وہ اس قابل نہ پایا گیا تو کیا وہ اس سے کم والے عہدے پر جہاں سے اُسے پہلے ترقی/فروغ دیا گیا تھا کے قابل ہے کہ نہیں ہے۔

(iv) کچھ مخصوص معیار/ قاعدے قانون واصولوں کو خارج نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اُن کا تعلق ہر ایک خاص محکمے میں کام کرنے کی نوعیت سے ہے اور ہر محکمہ کے کام کی نوعیت دوسرے محکمہ کے کام کی نوعیت سے مختلف ہوگی۔

لیکن خیال رہے کہ وہ معیار اُس معیار کی طرز پر ہو جو معیار ایک ملازم کے اے پی آر ایس سے ملتے جلتے ہوں اور اُس کی کارکردگی اور قابلیت کے مطابق ہوں۔

ان مخصوص معیار کی کچھ مثالیں حسب ذیل ہیں۔

☆ایک اُستاد کے لئے اُس کے شاگردوں کی حاصل شدہ شرح۔

☆محصول کے عملے کے لئے محصول کے کام سے متعلق اصول، جسے کہ کتنے انتقالات کی تصدیق کی گئی، کتنی جمع بندی مکمل کی گئی وغیرہ وغیرہ۔

☆انجینئرنگ عملہ کے لئے، وقت اور لاگت سے زیادہ وقت کے ساتھ بروقت منصوبے پر عمل درآمد اور وقت پر پروجیکٹ کو پایۂ تکمیل پر پہنچانے کے متعلق معیار وغیرہ۔

متعلقہ انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کے کنٹرول میں ملازم کے ہر مخصوص زمرے کے لئے دو سے تین اہم نتائج کے اصولوں کی نشاندہی کرے جس کے خلاف ملازم کی کارکردگی پر غور کیا جائے۔متعلقہ انتظامیہ کو چاہئے کہ ان اصولوں کو اسکریننگ کمیٹی کو پہلے ہی دینا چاہئے۔

(v) جائزہ لینے کے وقت ملازم کے پورے ریکارڈ پر غور کیا جانا چاہئے، عام طور پر کسی بھی ملازم کو غیر مؤثر ہونے کی بنا پر نوکری سے سبکدوش نہیں کرنا چاہئے اگر پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس کی خدمات، یا جہاں اُسے اعلیٰ عہدہ پر پانچ سال سے فروغ دیا گیا ہے تو وہ تمام اطمینان بخشش پائے گئے ہیں تو اس صورت میں اُسے نوکری سے سبکدوش نہیں کرنا چاہیےٴ۔

(vi) کسی بھی سرکاری ملازم کو عام طور پر عدم تاثر کی بنا پر ملازمت سے سبکدوش نہیں کیا جانا چاہئے، اگر کسی صورت میں وہ اپنے معاملے پر غور کرنے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت میں نوکری سے سبکدوش ہو رہا ہو۔

(vii) قبل از وقت نوکری سے سبکدوش کرنے کے لئے قاعدے کی یہ شق اضافی عملے کو کم کرنے یا معیشت کے اقدامات کے لئے استعمال نہیں ہونی چاہئے۔اسی طرح کسی سرکاری ملازم کو بدعنوانی کے مخصوص فعل کی بنا پر اس کے خلاف رسمی طور پر تادیبی کاروائی شروع کرے نوکری سے سبکدوش نہیں کرنا چاہئے۔تاہم اختیارتی اتھارٹی کو کسی سرکاری ملازم کے خلاف متعلقہ وقت پر وقت سے پہلے سبکدوش کرنے کے لئے کاروائی کرنے سے انکار کیا جائے گا۔حتیٰ کہ اُس وقت بدانتظامی کے مخصوص اقدامات منظر عام پر لایا گیا ہے۔

(viii) ایک بار جب متعلقہ سروس رول کے تحت کسی سرکاری ملازم کو مقررہ عمر سے زیادہ یا مقررہ ملازمت کی

مدت سے زیادہ پر برقرار رکھنے میں کوئی فیصلہ لیا گیا ہے، اس صورت میں وہ سرکاری ملازم اُس وقت تک اپنی خدمت جاری رکھے گا جب تک کہ وہ سبکدوشی کی عمر پوری نہ کرے۔

(۱۴) شری عالم کے کہنے کے مطابق انجینئرنگ عملے کے لئے شق (vi) میں ایک متعلقہ معیار طے کیا گیا ہے جس میں عملہ کیلئے وقت پر منصوبے کو پایۂ تکمیل پر پہنچانے کا متعلقہ معیار ہے اور جو کوئی وقت ضائع کئے بغیر کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی بحث میں کہا گیا ہے کہ نہ صرف وہ استغاثہ جو کہ جواب دہندہ کے خلاف شروع کیا گیا تھا بلکہ وہ مجاز اتھارٹی کے ذریعے جاری کردہ حکم نامہ سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ عوامی مداخلت/ فلاح و بہبود کے ساتھ مکمل طور پر سمجھوتہ کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں جواب دہندہ۔

اس بات کی بھی دلیل دی گئی کہ جواب دہندہ کے خلاف نہ صرف استغاثہ سے کی کارروائی چلائی گئی، بلکہ جو مجاز اتھارٹی کے ذریعے جاری کردہ منظوری کا حکم صادر ہوا تھا وہ بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ عوامی مفاد سے پوری طرح سمجھوتہ کیا گیا تھا، کیونکہ جواب دہندہ کے فریب مکاری اور جھوٹ کی وجہ سے سولہ لاکھ سے زائد روپئے کا نقصان اُٹھانا پڑا۔

(۱۵) یہ سچ ہے کہ کمیٹی نے اختیارات کا استعمال اُس طریقے سے نہیں کیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا ضابطہ (۲)۲۲۶ کے تحت بتایا گیا ہے اور دو ججوں کے بنچ نے کچھ معاملات میں ریاستی حکومت کی درخواست کو مسترد کر دیا، اور ایک جج کے دیئے گئے اس مسترد کردہ فیصلوں کی تصدیق کی۔ یہ بھی سچ ہے کہ ان معاملات میں خصوصی طور پر اجازت والی درخواستوں کو مختصر طور پر رد کر دیا گیا تھا۔ تاہم یہ بات طے ہے کہ ایک خصوصی طور پر اجازت دینے والی درخواست کو مختصر طور پر خارج کرنے سے معاملات کو اختتام پذیر نہیں لایا جاسکتا ہے۔

تاہم، ہمیں اس معاملے میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کچھ حیرت انگیز خصوصیات جو ان امور میں سامنے آئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(a) ان تمام تین معاملات میں متعلقہ جواب دہندہ کو کبھی بھی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں نہیں پکڑا ہے۔ تاہم، یہ مشاہدات جو ان تینوں امور میں یکساں ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو ججوں کے بنچ نے ان مشاہدات ہی کی بنا پر اس معاملے کو سمجھا ہے۔ اس طرح بنیادی فاؤنڈیشن غلط تھی۔

(b) معاملے کو ضابطہ (2) 226 کی شق (iv) کے نقطہ نظر سے بھی غور و فکر نہیں کیا گیا تھا۔ ان تمام معاملات میں منظوری کے احکامات متعلقہ جواب دہندگان کی طرف سے فریب مکاری اور جھوٹ کو اجاگر کرتے ہیں جس کے

نتیجے میں ریاست کو غلط طور پر نقصان پہنچا اور عوامی مداغلت پر سمجھوتہ کیا گیا۔

(۱٦) اوپر بتائی گئی دونوں خصوصیات ان تینوں معاملات میں یکساں ہیں۔اوپر بتائی گئی پہلی بنیاد جس بنیاد پر دو ججوں کے بنچ نے معاملے کو سمجھا تھا وہ غلط تھی اور دوسری بات یہ کہ مذکورہ بالا ضابطہ(۲)۲۲٦ کی شق (iv) کے نقطہ نظر سے بھی اس معاملے پر غور نہیں کیا گیا۔لہٰذا ہم اس حکم نامہ کو جو جموں وکشمیر عدالت عالیہ کے دو ججوں کی بیٹھک نے ایل پی اے ایس ڈبلیو نمبر 182 سال 2017ء و 159 سال 2017ء اور 180 سال 2017 میں سنایا ہے مسترد کرتے ہیں اور معاملے کو واپس دو ججوں کی بیٹھک کو بھیجتے ہیں کہ وہ دوبارہ سے حکم نامے پر غور وخوض کریں۔ لیٹر پیٹینٹ اپیل کو دوبارہ عدالت عالیہ فائل کے ساتھ بحال کیا جاتا ہے جس کو نیا تصور کیا جائے۔

(۱۷) اپیلوں کو مذکورہ بالا حد تک اجازت/منظور کیا جاتا ہے۔

ج..................................................

(اُدھے اُمیش لِلت)

ج..................................................　　　　　　نئی دلی

(اندو ملہوترا)　　　　　　۲/مئی ۲۰۱۹ء

## دستبرداری کی شق:-

''مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لیے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھے اور اسے کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی ورژن مستند ہوگا اور عمل درآمد کے مقصد کے لیے میدان کا انعقاد کرے گا۔''